© rasailojaraid.com

مستقبل کی نوید

سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ○ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ○ (الضحیٰ ۹۳: ۴-۵)

اور یقیناً تمھارے لیے بعد کا دَور پہلے دَور سے بہتر ہے، اور عنقریب تمھارا رب تم کو اِتنا دے گا کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔

یہ خوشخبری اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسی حالت میں دی تھی جبکہ چند مٹھی بھر آدمی آپؐ کے ساتھ تھے، ساری قوم آپؐ کی مخالف تھی، بظاہر کامیابی کے آثار دُور دُور کہیں نظر نہ آتے تھے۔ اسلام کی شمع مکہ ہی میں ٹمٹما رہی تھی اور اسے بجھا دینے کے لیے ہر طرف طوفان اٹھ رہے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ ابتدائی دور کی مشکلات سے آپؐ ذرا پریشان نہ ہوں۔ ہر بعد کا دَور پہلے دَور سے آپؐ کے لیے بہتر ثابت ہوگا۔ آپؐ کی قوت، آپؐ کی عزت و شوکت اور آپؐ کی قدر و منزلت برابر بڑھتی چلی جائے گی اور آپؐ کا نفوذ و اثر پھیلتا چلا جائے گا۔ پھر یہ وعدہ صرف دنیا ہی تک محدود نہیں ہے، اس میں یہ وعدہ بھی شامل ہے کہ آخرت میں جو مرتبہ آپؐ کو ملے گا، وہ اس مرتبے سے بھی بدرجہا بڑھ کر ہوگا جو دنیا میں آپؐ کو حاصل ہوگا۔ طَبَرانی نے اوسط میں اور بَیْہَقی نے دلائل میں ابنِ عباسؓ کی روایت نقل کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا "میرے سامنے وہ تمام فتوحات پیش کی گئیں جو میرے بعد میری اُمت کو حاصل ہونے والی ہیں۔ اس پر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا کہ آخرت تمھارے لیے دنیا سے بھی بہتر ہے۔"

اگرچہ دینے میں کچھ دیر تو لگے گی، لیکن وہ وقت دُور نہیں ہے جب تم پر تمھارے رب کی عطا و بخشش کی وہ بارش ہوگی کہ تم خوش ہو جاؤ گے۔ یہ وعدہ حضورؐ کی زندگی ہی میں اس طرح پورا ہوا کہ سارا ملکِ عرب، جنوب کے سواحل سے لے کر شمال میں سلطنتِ روم کی شامی اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سلطنتِ فارس کی عراقی سرحدوں تک' اور مشرق میں خلیج فارس سے لے کر مغرب میں بحرِ احمر تک' آپؐ کے زیرِ نگیں ہو گیا' عرب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ یہ سرزمین ایک قانون اور ضابطہ کی تابع ہو گئی' جو طاقت بھی اس سے ٹکرائی وہ پاش پاش ہو کر رہ گئی۔ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے وہ پورا ملک گونج اٹھا' جس میں مشرکین اور اہلِ کتاب جھوٹے کلمے بلند رکھنے کے لیے آخری دم تک ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے تھے۔ لوگوں کے صرف سر ہی اطاعت میں نہیں جھک گئے بلکہ ان کے دل بھی مُسخّر ہو گئے اور عقائد' اخلاق اور اعمال میں ایک انقلابِ عظیم برپا ہو گیا۔ پوری انسانی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی کہ ایک جاہلیت میں ڈوبی ہوئی قوم صرف ۲۳ سال کے اندر اتنی بدل گئی ہو۔ اس کے بعد حضورؐ کی برپا کی ہوئی تحریک اس طاقت کے ساتھ اٹھی کہ ایشیا' افریقہ اور یورپ کے ایک بڑے حصے پر وہ چھا گئی اور دنیا کے گوشے گوشے میں اس کے اثرات پھیل گئے۔ یہ کچھ تو اللہ تعالٰی نے اپنے رسولؐ کو دنیا میں دیا' اور آخرت میں جو کچھ دے گا اس کی عظمت کا تصوّر بھی کوئی نہیں کر سکتا۔

وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ○ (الم نشرح ۹۴ : ۴)

اور (ہم نے) تمہاری خاطر تمہارے ذکر کا آوازہ بلند کر دیا۔

یہ بات اس زمانہ میں فرمائی گئی تھی جب کوئی شخص یہ سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ جس فردِ فرید کے ساتھ گنتی کے چند آدمی ہیں اور وہ بھی صرف شہر مکہ تک محدود ہیں' اس کا آوازہ دنیا بھر میں کیسے بلند ہو گا اور کیسی ناموری اس کو حاصل ہو گی۔ لیکن اللہ تعالٰی نے ان حالات میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خوشخبری سنائی اور پھر عجیب طریقہ سے اس کو پورا کیا۔

سب سے پہلے آپؐ کے رفعِ ذکر کا کام اس نے خود آپؐ کے دشمنوں سے لیا۔ کفارِ مکہ نے آپؐ کو زک دینے کے لیے جو طریقے اختیار کیے' ان میں سے ایک یہ تھا کہ حج کے موقع پر جب تمام عرب سے لوگ کھنچ کھنچ کر ان کے شہر میں آتے تھے' اس زمانہ میں کفار کے وفود حاجیوں کے ایک ایک ڈیرے پر جاتے اور لوگوں کو خبردار کرتے کہ یہاں ایک خطرناک شخص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نامی ہے جو لوگوں پر ایسا جادو کرتا ہے کہ باپ بیٹے' بھائی بھائی اور شوہر اور بیوی میں جدائی پڑ جاتی ہے' اس لیے ذرا اس سے بچ کر رہنا۔ یہی باتیں وہ ان سب لوگوں سے بھی کہتے تھے جو حج کے سوا دوسرے دنوں میں زیارت یا کسی کاروبار کے سلسلے میں مکہ آتے تھے۔ اس طرح اگرچہ وہ حضورؐ کو بدنام کر رہے تھے' لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عرب کے گوشے گوشے میں آپؐ کا نام پہنچ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گیا اور مکّہ کے گوشۂ گمنامی سے نکال کر خود دشمنوں نے آپؐ کو تمام ملک کے قبائل سے متعارف کرا دیا۔

اس کے بعد یہ بالکل فطری امر تھا کہ لوگ یہ معلوم کریں کہ وہ شخص ہے کون ؟ کیا کہتا ہے ؟ کیسا آدمی ہے ؟ اس کے "جادو" سے متاثر ہونے والے کون لوگ ہیں اور ان پر اس کے "جادو" کا آخر کیا اثر پڑا ہے ؟ کفارِ مکہ کا پروپیگنڈا جتنا جتنا بڑھتا چلا گیا' لوگوں میں یہ جستجو بھی بڑھتی چلی گئی۔ پھر جب اس جستجو کے نتیجے میں لوگوں کو آپؐ کے اخلاق اور آپؐ کی سیرت و کردار کا حال معلوم ہوا' جب لوگوں نے قرآن سنا اور انھیں پتہ چلا کہ وہ تعلیمات کیا ہیں جو آپؐ پیش فرما رہے ہیں' اور جب دیکھنے والوں نے یہ دیکھا کہ جس چیز کو جادو کہا جارہا ہے اس سے متاثر ہونے والوں کی زندگیاں عرب کے عام لوگوں کی زندگیوں سے کس قدر مختلف ہو گئی ہیں' تو وہی بدنامی نیک نامی سے بدلنی شروع ہو گئی' حتیٰ کہ ہجرت کا زمانہ آنے تک نوبت یہ پہنچ گئی کہ دُور و نزدیک کے عرب قبائل میں شاید ہی کوئی قبیلہ ایسا رہ گیا ہو جس میں کسی نہ کسی شخص یا کنبے نے اسلام قبول نہ کرلیا ہو' اور جس میں کچھ نہ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپؐ کی دعوت سے ہمدردی و دلچسپی رکھنے والے پیدا نہ ہوگئے ہوں۔ یہ حضورؐ کے رفعِ ذکر کا پہلا مرحلہ تھا۔

اس کے بعد ہجرت سے دوسرے مرحلے کا آغاز ہوا' جس میں ایک طرف منافقین' یہود اور تمام عرب کے اکابر مشرکین' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدنام کرنے میں سرگرم تھے' اور دوسری طرف مدینہ طیبہ کی اسلامی ریاست خدا پرستی و خدا ترسی' زہدو تقویٰ' طہارتِ اخلاق' حسنِ معاشرت' عدل و انصاف' انسانی مساوات' مالداروں کی فیاضی' غریبوں کی خبرگیری' عہدوپیمان کی پاس داری اور معاملات میں راست بازی کا وہ عملی نمونہ پیش کررہی تھی جو لوگوں کے دلوں کو مسخر کرتا چلا جارہا تھا۔ دشمنوں نے جنگ کے ذریعہ سے حضورؐ کے اس بڑھتے ہوئے اثر کو مٹانے کی کوشش کی' مگر آپؐ کی قیادت میں اہلِ ایمان کی جو جماعت تیار ہوئی تھی اس نے اپنے نظم و ضبط' اپنی شجاعت' اپنی موت سے بے خوفی' اور حالتِ جنگ تک میں اخلاقی حدود کی پابندی سے اپنی برتری اس طرح ثابت کردی کہ سارے عرب نے ان کا لوہا مان لیا۔ ۱۰ سال کے اندر حضورؐ کا رفعِ ذکر اس طرح ہوا کہ وہی ملک جس میں آپؐ کو بدنام کرنے کے لیے مخالفین نے اپنا سارا زور لگا دیا تھا' اس کا گوشہ گوشہ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی صدا سے گونج اٹھا۔

پھر تیسرے مرحلے کا افتتاح خلافتِ راشدہ کے دور سے ہوا' جب آپؐ کا نام مبارک تمام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زمین میں بلند ہونا شروع ہوگیا۔ یہ سلسلہ آج تک بڑھتا ہی جارہا ہے' اور انشاء اللہ قیامت تک بڑھتا چلا جائے گا۔ دنیا میں کوئی جگہ ایسی نہیں ہے جہاں مسلمانوں کی کوئی بستی موجود ہو اور دن میں پانچ مرتبہ اذان میں باواز بلند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اعلان نہ ہو رہا ہو' نمازوں میں حضورؐ پر درود نہ بھیجا جارہا ہو' جمعہ کے خطبوں میں آپؐ کا ذکر خیر نہ کیا جارہا ہو' اور سال کے بارہ مہینوں میں سے کوئی دن اور دن کے ۲۴ گھنٹوں میں سے کوئی وقت ایسا نہیں ہے جب روئے زمین میں کسی نہ کسی جگہ حضورؐ کا ذکر مبارک نہ ہو رہا ہو۔ یہ قرآن کی صداقت کا ایک کھلا ہوا ثبوت ہے کہ جس وقت نبوت کے ابتدائی دور میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ' اس وقت کوئی شخص بھی یہ اندازہ نہ کرسکتا تھا کہ یہ رفعِ ذکر اس شان سے اور اتنے بڑے پیمانے پر ہوگا۔ حدیث میں حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' "جبریل میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا' میرا رب اور آپ کا رب پوچھتا ہے' کہ میں نے کس طرح تمہارا رفعِ ذکر کیا؟ میں نے عرض کیا' اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔ انھوں نے کہا' اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے گا تو میرے ساتھ تمہارا بھی ذکر کیا جائے گا" (ابن جریر' ابن ابی حاتم' مُسند ابو یعلیٰ' ابن المنذر' ابن حِبّان' ابن مردویہ' ابونُعیم)۔ بعد کی پوری تاریخ شہادت دے رہی ہے کہ یہ بات حرف بحرف پوری ہوئی۔

اِنَّاۤ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ ○ (الکوثر ۱۰۸: ۱)

(اے نبیؐ) ہم نے تمھیں کوثر عطا کردیا۔

اس سے پہلے سورۂ ضحیٰ اور سورۂ الم نشرح میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ نبوت کے ابتدائی دور میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدید ترین مشکلات سے گزر رہے تھے' پوری قوم دشمنی پر تلی ہوئی تھی' مزاحمتوں کے پہاڑ راستے میں حائل تھے' مخالفت کا طوفان ہر طرف برپا تھا' اور حضورؐ اور آپؐ کے چند مٹھی بھر ساتھیوں کو دور دور تک کہیں کامیابی کے آثار نظر نہیں آتے تھے' اس وقت آپؐ کو تسلی دینے اور آپؐ کی ہمت بندھانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات نازل فرمائیں۔ سورۂ ضحیٰ میں فرمایا' وَلَلۡاٰخِرَۃُ خَیۡرٌ لَّکَ مِنَ الۡاُوۡلٰی ○ وَلَسَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ رَبُّکَ فَتَرۡضٰی. "اور یقیناً تمہارے لیے بعد کا دور (یعنی ہر بعد کا دور) پہلے دور سے بہتر ہے' اور عنقریب تمہارا رب تمہیں وہ کچھ دے گا جس سے تم خوش ہو جاؤ گے۔" اور الم نشرح میں فرمایا کہ وَرَفَعۡنَا لَکَ ذِکۡرَکَ "اور ہم نے تمہارا آوازہ بلند کردیا۔" یعنی دشمن تمہیں ملک بھر میں بدنام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کرتے پھر رہے ہیں۔ مگر ہم نے ان کے علی الرغم تمہارا نام روشن کرنے اور تمہیں ناموری عطا کرنے کا سامان کر دیا ہے۔ اور فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ○ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا "پس حقیقت یہ ہے کہ تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے، یقیناً تنگی کے ساتھ فراخی بھی ہے۔" یعنی اس وقت حالات کی سختیوں سے پریشان نہ ہو، عنقریب یہ مصائب کا دور ختم ہونے والا ہے اور کامیابیوں کا دور آنے ہی والا ہے۔

ایسے ہی حالات تھے جن میں سورۂ کوثر نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو تسلی بھی دی اور آپؐ کے مخالفین کے تباہ و برباد ہونے کی پیش گوئی بھی فرمائی۔ قریش کے کفار کہتے تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ساری قوم سے کٹ گئے ہیں، اور ان کی حیثیت ایک بے کس اور بے یارومددگار انسان کی سی ہو گئی ہے۔...

کوثر کا لفظ یہاں جس طرح استعمال کیا گیا ہے، اس کا پورا مفہوم ہماری زبان سے تو درکنار، شاید دنیا کی کسی زبان میں بھی ایک لفظ سے ادا نہیں کیا جاسکتا۔ یہ کثرت سے مبالغہ کا صیغہ ہے، جس کے لغوی معنی تو بے انتہا کثرت کے ہیں، مگر جس موقع پر اس لفظ کو استعمال کیا گیا ہے، اس میں محض کثرت کا نہیں بلکہ خیر اور بھلائی اور نعمتوں کی کثرت، اور ایسی کثرت کا مفہوم نکلتا ہے جو افراط اور فراوانی کی حد کو پہنچی ہوئی ہو، اور اس سے مراد کسی ایک خیر یا بھلائی یا نعمت کی نہیں بلکہ بے شمار بھلائیوں اور نعمتوں کی کثرت ہے۔...

حالات وہ تھے جب دشمن یہ سمجھ رہے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہر حیثیت سے تباہ ہو چکے ہیں۔ قوم سے کٹ کر بے یارومددگار رہ گئے۔ تجارت برباد ہو گئی۔ اولادِ نرینہ تھی، جس سے آگے ان کا نام چل سکتا تھا، وہ بھی وفات پا گئی۔ بات ایسی لے کر اٹھے ہیں کہ، چند گنے چنے آدمی چھوڑ کر مکہ تو درکنار پورے عرب میں کوئی اس کو سننا تک گوارا نہیں کرتا۔ اس لیے ان کے مقدّر میں اس کے سوا کچھ نہیں کہ جیتے جی ناکامی و نامرادی سے دوچار رہیں اور جب وفات پا جائیں تو دنیا میں کوئی ان کا نام لیوا بھی نہ ہو۔

اس حالت میں جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ فرمایا گیا، کہ ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دیا، تو اس سے خود بخود یہ مطلب نکلتا ہے کہ تمہارے مخالف بے وقوف تو یہ سمجھ رہے ہیں کہ تم برباد ہو گئے، اور نبوّت سے پہلے جو نعمتیں تمہیں حاصل تھیں وہ بھی تم سے چھن گئیں، لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تمہیں بے انتہا خیر اور بے شمار نعمتوں سے نواز دیا ہے۔

اس میں اخلاق کی وہ بینظیر خوبیاں بھی شامل ہیں جو حضورؐ کو بخشی گئیں۔ اس میں نبوت اور

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قرآن اور علم اور حکمت کی وہ عظیم نعمتیں بھی شامل ہیں جو آپؐ کو عطا کی گئیں۔ اس میں توحید اور ایک ایسے نظامِ زندگی کی نعمت بھی ہے جس کے سیدھے سادھے، عام فہم، عقل و فطرت کے مطابق اور جامع و ہمہ گیر اصول تمام عالم میں پھیل جانے اور ہمیشہ پھیلتے ہی چلے جانے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اس میں رفعِ ذکر کی نعمت بھی شامل ہے، جس کی بدولت حضورؐ کا نام نامی چودہ سو برس سے دنیا کے گوشے گوشے میں بلند ہو رہا ہے اور قیامت تک بلند ہوتا رہے گا۔

اس میں یہ نعمت بھی شامل ہے کہ آپؐ کی دعوت سے بالآخر ایک ایسی عالمگیر اُمت وجود میں آئی جو دنیا میں ہمیشہ کے لیے دینِ حق کی علمبردار بن گئی، جس سے زیادہ نیک اور پاکیزہ اور بلند پایہ انسان دنیا کی کسی اُمت میں کبھی پیدا نہیں ہوئے، اور جو بگاڑ کی حالت کو پہنچ کر بھی دنیا کی سب قوموں سے بڑھ کر خیر اپنے اندر رکھتی ہے۔

اس میں یہ نعمت بھی شامل ہے کہ حضورؐ نے اپنی آنکھوں سے اپنی حیاتِ مبارکہ ہی میں اپنی دعوت کو انتہائی کامیاب دیکھ لیا اور آپؐ کے ہاتھوں سے وہ جماعت تیار ہوگئی جو دنیا پر چھا جانے کی طاقت رکھتی تھی۔

اس میں یہ نعمت بھی شامل ہے کہ اولادِ نرینہ سے محروم ہو جانے کی بنا پر دشمن تو یہ سمجھتے تھے کہ آپؐ کا نام و نشان دنیا سے مٹ جائے گا، لیکن اللہ نے صرف یہی نہیں کہ مسلمانوں کی صورت میں آپؐ کو وہ روحانی اولاد عطا فرمائی جو قیامت تک تمام روئے زمین پر آپؐ کا نام روشن کرنے والی ہے، بلکہ آپؐ کی صرف ایک ہی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ سے آپؐ کو وہ جسمانی اولاد بھی عطا کی جو دنیا بھر میں پھیلی ہوئی ہے اور جس کا سارا سرمایۂ افتخار ہی حضورؐ سے اس کا انتساب ہے۔

یہ تو وہ نعمتیں ہیں جو اس دنیا میں لوگوں نے دیکھ لیں کہ وہ کس فراوانی کے ساتھ اللہ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرمائیں۔ ان کے علاوہ کوثر سے مراد دو مزید ایسی عظیم نعمتیں بھی ہیں، جو آخرت میں اللہ تعالیٰ آپؐ کو دینے والا ہے۔ ان کو جاننے کا کوئی ذریعہ ہمارے پاس نہ تھا، اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان کی خبر دی اور بتایا کہ کوثر سے مراد وہ بھی ہیں۔ ایک حوضِ کوثر، جو قیامت کے روز میدانِ حشر میں آپؐ کو ملے گا۔ دوسرے نہرِ کوثر، جو جنت میں آپؐ کو عطا فرمائی جائے گی۔ ان دونوں کے متعلق اس کثرت سے احادیث حضورؐ سے منقول ہوئی ہیں اور اتنے کثیر راویوں نے ان کو روایت کیا ہے کہ ان کی صحت میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں۔

© rasailojaraid.com